بائیسواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## بروز پیر 8 جون 2020

## فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

## بابت

## محکمہ زراعت

بروز جمعتہ المبارک 29 نومبر 2019 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

رحیم یار خان پنجاب سیڈ کارپوریشن کے قیام کے اغراض و مقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*1529: سید عثمان محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کے قیام کے مقاصد اور عملدرآمد پر تفصیلاً آگاہ کیا جائے؟

(ب) کون کونسے اور کس کس فصل کے نئے بیجوں کی ورائٹی سال 18-2017 میں متعارف کرائی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی 19 فروری 2019 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن محکمہ زراعت کا ایک نیم خود مختار (Semi Autonomus Body) ذیلی ادارہ ہے۔ جو کہ پی ایس سی ایکٹ کے تحت 1976 میں قائم ہوا۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن نے مختلف اضلاع میں اپنے سیڈ پروسیسنگ پلانٹس لگائے جو کہ ساہیوال، خانیوال، رحیم یار خان اور پپلاں میں موجود ہیں۔ ادارہ مختلف اقسام کی فصلوں مثلاً گندم، کپاس، چاول، تیل دار اجناس اور چارہ جات کے معیاری بیج تیار کرتا ہے اور انتہائی ارزاں نرخوں پر تصدیق شدہ بیج کسانوں اور زمینداروں کو فراہم کرتا ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن کے رحیم یار خان سنٹر نے سال 18-2017 میں گندم کا 1,14,677 من، کاٹن 8,525 من اور چاول کا بیج 6,162 من فروخت کیا۔

(ب) اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ نئے بیجوں کو دریافت کرنا تحقیقی اداروں کا کام ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن نئے بیجوں کی دریافت نہیں کرتا۔ سال 18-2017 میں ریسرچ ونگ کے تحت اداروں نے دی گئی اقسام متعارف کروائی ہیں۔

| نمبر شمار | فصل / پھل | نام اقسام | تعداد |
|---|---|---|---|
| 1 | گندم | بارانی 17، فخر بھکر اور اناج 2017 | 03 |
| 2 | کپاس | آر ایچ 662، آر ایچ 668 اور ایف ایچ 152 | 03 |
| 3 | کینولہ | سُپر کینولہ | 01 |
| 4 | تِل | تِل 18 | 01 |
| 5 | السی | روشنی | 01 |
| 6 | مونگ | پی آر آئی مونگ 2018 اور ازری مونگ 2018 | 02 |
| 7 | چنا | چنا 2018 | 01 |
| 8 | برسیم | لائلپور لیٹ | 01 |
| 9 | کھیرا | کھیرا لوکل | 01 |
| 10 | کریلا | اسود 17 | 01 |
| 11 | ترشاوہ پھل | سی آر آئی مسمی، پنجاب ٹروکو، سی آر آئی بلڈ مالٹا، پاک شیمبر اور آری کھٹی | 05 |
| | | میزان | 20 |

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

## بروز جمعتہ المبارک 29 نومبر 2019 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

## رحیم یار خان: محکمہ زراعت کے دفاتر اور منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*1574: جناب ممتاز علی: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ضلع ہذا میں کس کس شعبہ کے کون کون سے منصوبہ جات چل رہے ہیں۔

(ج) ضلع میں کتنے کسانوں کو سبسڈی پر کتنے اور کون سے آلات فراہم کیے گئے۔

(د) ضلع ہذا میں 18-2017 میں کتنے کھال پختہ کیے گئے اور مزید کتنے کھال پختہ کرنے کا ارادہ ہے۔

(تاریخ وصولی 19 فروری 2019 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے دفاتر / ذیلی دفاتر کے نام اور پتہ جات کی شعبہ وار تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں جاری منصوبہ جات کی شعبہ وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

| نمبر شمار | شعبہ جات | جاری منصوبہ جات |
|---|---|---|
| 1 | شعبہ توسیع | زرعی مداخل پر سبسڈی کا منصوبہ برائے سال 19-2018 |
| 2 | شعبہ اصلاح آبپاشی | پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ |
| 3 | " | نہری کھالہ جات میں پانی کی ترسیلی کارکردگی بڑھانے کے لیے پختگی میں توسیع |

| | | |
|---|---|---|
| 4 | " | منافع بخش زراعت کا فروغ بذریعہ موسمیاتی تبدیلیوں سے ہم آہنگ ٹیکنالوجی پیکج |
| 5 | شعبہ کراپ رپورٹنگ سروس | کراپ انشورنس |

(ج)سال18-2017میں 200لیزر لینڈ لیولنگ یونٹس سبسڈی پر فراہم کیے گئے۔

(د)ضلع ہذا میں سال18-2017میں 64 کھالہ جات کی اصلاح وپختگی کی گئی جبکہ سال 19-2018میں مزید 223 کھالہ جات پر اصلاح وپختگی کا کام جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی2020)

بروز جمعتہ المبارک 29نومبر 2019 کے ایجنڈا سے جواب موصول نہ ہونے کی بناء پر زیر التواء سوال

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں سابقہ وائس چانسلر کے دور میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*2677: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں کتنے افراد کو کس کس پوسٹ پر بھرتی کیا گیا۔ بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتہ جات بتائیں؟

(ب)ان افراد کو میرٹ اور اخبار میں اشتہار کے بعد بھرتی کیا گیا ہے۔

(ج) بھرتی کرنے والی کمیٹی کے ممبران میں کون کون شامل تھے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دور میں بھرتی والے افراد کے بارے میں سیکرٹری زراعت نے انکوائری کروائی تھی اور یہ انکوائری کس نے کی تھی، ان کا نام، عہدہ، گریڈ اور انہوں نے کیا Findings دی تھیں۔

(ہ)اس انکوائری پر کیا ایکشن لیا گیا تھا تفصیلات فراہم کریں۔

(تاریخ وصولی 25 مئی 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

جواب موصول نہیں ہوا

## ضلع رحیم یار خان محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کے آفیسر سٹاف اور بلڈوزر کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2326: سید عثمان محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کا ضلعی آفیسر کون ہے اس کا سٹاف کتنا اور کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

(ب) اس دفتر کے پاس کون کونسے آلات / بلڈوزرز ہیں اور ان میں کتنے چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں نیز کیا یہ ضلع رحیم یار خان کی عوام کے لئے کافی ہیں۔

(ج) کیا حکومت اس ضلع کے کسانوں کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید بلڈوزرز اور زرعی آلات و مشینری دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں۔

(تاریخ وصولی 23 اپریل 2019 تاریخ ترسیل 24 جولائی 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کا ضلعی آفیسر عمر دراز (نائب زرعی انجینئر) ہے اور ضلع میں تعینات سٹاف 50 افراد پر مشتمل ہے جن کی عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نائب زرعی انجینئر (فیلڈ اینڈ ورکشاپ) خان پور ضلع رحیم یار خان کے پاس کل 17 بلڈوزرز ہیں۔ ان میں سے 15 بلڈوزرز چالو حالت میں ہیں اور 2 بلڈوزرز خراب ہیں۔ خراب بلڈوزرز ناقابل مرمت ہیں جن کی مرمت کے اخراجات گورنمنٹ کے مفاد

میں نہ ہیں۔ اگرچہ کہ تمام بلڈوزرز بہت پرانے ہو چکے ہیں اور اپنی نارمل لائف 2 سے 3 مرتبہ پوری کر چکے ہیں لیکن ضلع کی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔

(ج)سال 20-2019 میں ایک ترقیاتی منصوبہ Horizontal Land Development in South Punjab منظوری کے مراحل میں ہیں جس کے تحت 34 نئے بلڈوزرز خریدے جارہے ہیں جو کہ صوبہ بھر میں بلڈوزروں کی کمی کو پورا کر سکیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں سابقہ وائس چانسلر کے دور میں ڈویلپمنٹ کے کام اور اس میں بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2678: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں سالانہ کتنی گرانٹ وصول ہوئی تفصیل سال وائز بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران یونیورسٹی ہذا میں Development کا جو کام ہوا اس کی تفصیلات مع لاگت بتائیں۔

(ج) ان ڈویلپمنٹ کا اشتہار کس کس اخبار میں دیا گیا۔

(د) کس کس کمپنی کو ٹینڈر کتنی کتنی مالیت میں دیا گیا۔

(ہ) کیا ان ٹینڈرز اور کاموں کی تھرڈ پارٹی ویری فکیشن کروائی گئی تھی۔

(و) تھرڈ پارٹی ویری فکیشن کی رپورٹ فراہم کریں۔

(ز) اگر ڈویلپمنٹ کے کاموں میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں تو ان کی تفصیلات فراہم کریں۔

(تاریخ وصولی 25 جون 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

جواب موصول نہیں ہوا

## فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی کے لیے گاڑیوں کی خرید سے متعلقہ تفصیلات

*2682: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ V.C ڈاکٹر اقرار کے دور میں کتنی گاڑیاں خرید کی گئی ان گاڑیوں کی قیمت خرید گاڑی وائز بتائیں؟

(ب) ان گاڑیوں کے خرید کے لیے کس کس اخبار میں اشتہار دیا گیا ان کی نقل فراہم کریں۔

(ج) ان گاڑیوں کی فراہمی کے لیے کس کس پارٹی نے ٹینڈر میں حصہ لیا ان پارٹیوں کے نام اور ٹینڈر کی رقم پارٹی وائز بتائیں۔

(د) کس کس پارٹی کو گاڑیوں کی فراہمی کا ٹینڈر دیا گیا۔

(ہ) کیا ان گاڑیوں کی Verification تھرڈ پارٹی سے ہوئی۔

(و) ان گاڑیوں کی موجودہ پوزیشن کیسی ہے۔

(تاریخ وصولی 25 جون 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

جواب موصول نہیں ہوا

## زرعی منڈیوں میں نیلامی کے عمل کو کمپیوٹرائزڈ اور سی سی ٹی وی کے ذریعے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3258: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زرعی منڈیوں میں ہول سیل مارکیٹنگ میں نیلامی کے ریکارڈ کے لئے سخت نگرانی کے لئے کمپیوٹرائزڈ نظام تشکیل دیا گیا ہے؟

(ب) کیا اس کی نگرانی سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے مانیٹرنگ کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی 30 ستمبر 2019 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2019)

## جواب

**وزیر زراعت**

(الف) محکمہ زراعت زرعی منڈیوں میں نیلامی کے عمل کی نگرانی کے لیے سی سی ٹی وی کیمروں کی مدد سے ایک نظام تشکیل دے رہا ہے جس کے لیے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی معاونت حاصل کی گئی ہے۔ ابتدائی طور پر یہ نظام لاہور کی دو منڈیوں (راوی لنک روڈ اور کاچھا) میں نصب کیا جائے گا۔

(ب) محکمہ زراعت نے ایک سو سے زائد منڈیوں میں سی سی ٹی وی کیمرے لگا دیئے ہیں جس سے منڈیوں کی لوکل مانیٹرنگ کی جارہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

## صوبہ بھر میں آم اور کھجور کی ریسرچ کے اداروں کی تعداد اور ریسرچ سے متعلقہ تفصیلات

*3356: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں آم اور کھجور کی ریسرچ کے کتنے ادارے کہاں کہاں ہیں؟

(ب) یہ ادارے کب قائم کئے گئے تھے ان میں آم اور کھجور کی کون کون سی بیماریوں پر ریسرچ کی جاتی ہے۔

(ج) کیا آم میں پھوک کی بیماری پر کنٹرول کرنے کے لئے کوئی دوائی بنائی گئی ہے۔

(د) آم اور کھجور کی کون کون سی نئی اقسام ان اداروں نے دریافت کی۔

(ہ) ان اداروں کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل مدوائز بتائیں۔

(و) ان اداروں کے کل ملازمین کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں۔

(ز) ان اداروں کے پاس کتنی سرکاری اراضی کہاں کہاں ہے۔

(ح) ان اداروں کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں۔

(تاریخ وصولی 17 اکتوبر 2019 تاریخ ترسیل 6 جنوری 2020)

## جواب

**وزیر زراعت**

(الف) محکمہ زراعت شعبہ تحقیق کے تحت مندرجہ ذیل ادارے اور ذیلی ادارے آم اور کھجور پر ریسرچ کر رہے ہیں۔

1 مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان کے تحت آم پر ریسرچ کرنے والے ادارے:

i مینگو ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد ii مینگو جرم پلازم یونٹ، خانیوال

2 ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد کے تحت کھجور پر ریسرچ کرنے والے ادارے :

i ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ ii ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور

(ب) ان اداروں کے قیام کی تفصیل درج ذیل ہے:

| نمبر شمار | ادارے کا نام | قیام |
|---|---|---|
| 1 | مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان | 2012 |
| i | مینگو ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد | 1978 |
| ii | مینگو جرم پلازم یونٹ، خانیوال | 2007 |
| 2 | ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد | 1986 |
| i | ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ | 1961 |
| ii | ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور | 2003 |

ان تحقیقی اداروں میں آم کی جملہ امراض مثلاً منہ سڑی، سفوفی پھپھوندی، پودوں کا یکدم مرجھاؤ، سوکا اور پھل کی ڈنڈی کے گلنے کی بیماریوں کے ساتھ ساتھ کھجور کی بیماری بیسل لیف راٹ پر تحقیقی کام جاری ہے۔

(ج) آم میں سوک کی بیماری کے خلاف تجربات سے دو تین پھپھوند کش زہریں نہایت موثر ثابت ہوئیں ہیں مثلاً تھائیوفینیٹ میتھائل، کاربینڈازم اور سٹروبلیورن وغیرہ۔

(د) ان اداروں نے آم کی 09 اقسام منظور کروائیں جن میں یکتا، لنگڑا، دوسہری، انور رٹول، چونسہ ثمر بہشت، فجری، رٹول لیٹ، کالا چونسہ اور سفید چونسہ شامل ہیں۔ اسی طرح کھجور کی 09 نئی منظور شدہ اقسام میں کپرا، خرما، حلینی، اصیل، شامران، زاہدی، شکری، خدروی اور حلاوی شامل ہیں۔

(ہ) ان اداروں کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی مدوائز تفصیل درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | ادارے کا نام | تنخواہ کی مد میں اخراجات | آپریشنل اخراجات | ٹوٹل |
|---|---|---|---|---|
| 1 | مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان | 13849000 | 5077132 | 18926132 |
| i | مینگو ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد | 11835100 | 7173870 | 19008970 |
| ii | مینگو جرم پلازم یونٹ، خانیوال | 468013 | 298534 | 766547 |
| 2 | ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد | 2475935 | 2819336 | 27577271 |
| i | ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ | 1683600 | 49800 | 1733400 |
| ii | ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور | 12210200 | 1962070 | 14172270 |

(و) ان اداروں کے ملازمین کی عہدہ اور گریڈ وائز تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز)ان اداروں کے پاس سرکاری اراضی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | ادارے کا نام | کل اراضی (ایکڑ) |
|---|---|---|
| 1 | ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد | 55 |
| i | ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ | 52.24 |
| ii | ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور | 50 |
| 2 | مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان | 34 |
| i | مینگو ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد | 79 |
| ii | مینگو جرم پلازم یونٹ، خانیوال | 25 |

(ح)ان اداروں کے پاس سرکاری گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | ادارے کا نام | گاڑیوں کی تعداد |
|---|---|---|
| 1 | ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد | 03 |
| i | ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ | - |
| ii | ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور | 02 |
| 2 | مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان | 03 |
| i | مینگو ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد | 01 |
| ii | مینگو جرم پلازم یونٹ، خانیوال | 01 |

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

## صوبہ میں دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے سے متعلقہ حکومتی اقدامات و دیگر تفصیلات

*3396: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے سے فضائی آلودگی (سموگ) پیدا ہوتی ہے سموگ کی وجہ سے انسانی زندگی، فصلات، باغات اور سبزیوں پر منفی اثرات مرتب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے؟

(ب) دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے کے واقعات کو روکنے کے لئے محکمہ زراعت کیا اقدامات اٹھا رہا ہے۔

(ج) اس کے ذمہ دار کاشتکاروں کو کیا سزا دی جاتی ہے اور کتنا جرمانہ کیا جاتا ہے تفصیل مہیا کریں۔

(تاریخ وصولی 17 اکتوبر 2019 تاریخ ترسیل 24 دسمبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ دھان کے مڈھوں اور فصلات کی باقیات کو آگ لگانے سے فضائی آلودگی (سموگ) پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسانی زندگی، فصلات، باغات اور سبزیوں پر منفی اثرات مرتب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے لیکن اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ یہ فضائی آلودگی (سموگ) صرف دھان کے مڈھوں اور فصلات کی باقیات کو آگ لگانے سے ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ گاڑیوں، اینٹوں کے بھٹوں، لوہے کی ریفائنریوں اور دیگر کارخانوں سے اٹھنے والا دھواں اس کی سب سے بڑی وجہ ہے۔

(ب) دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے کے واقعات کو روکنے کے لیے محکمہ زراعت کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- عام آگاہی مہم۔

2- گاؤں کی سطح پر وولنٹیئر (Volunteer) کمیٹیوں کا قیام۔

3- رپورٹنگ اور مانیٹرنگ۔

4- گاؤں کی سطح پر فارمر ٹریننگ پروگرامز میں آگاہی۔

5- حکومت پنجاب کی طرف سے دفعہ (6) 144 کا نفاذ۔

6- دفعہ (6) 144 کے تحت ذمہ دار کاشتکاروں کے خلاف FIR کے اندراج کے لیے ضلعی انتظامیہ کو رپورٹنگ۔

7- دھان کے مڈھوں کی تلفی کے لیے کاشتکاروں کو سبسڈی پر ہیپی سیڈر (Happy Seeder) اور رائس سٹرا چاپر (Rice Straw Chopper) کی عنقریب فراہمی۔

(ج) ذمہ دار کاشتکاروں کو دفعہ (6) 144 کے تحت دو سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں جو کہ عدالت پر منحصر ہے۔

تاہم اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ محکمہ زراعت کسان دوست محکمہ ہے اور دفعہ (6) 144 کا نفاذ انتظامیہ کرتی ہے۔

**(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)**

**رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے دفاتر کی تعداد اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات**

***3444: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے دفاتر کتنے کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں دفتری اور فیلڈ سٹاف کی تعداد اور ان کے نام، عہدہ جات اور ذمہ داروں کی تفصیل فراہم فرمائیں۔

(ج) کیامذکورہ ضلع میں زراعت پر تحقیق کا کوئی دفتر یا عملہ موجود ہے تو اس سے متعلق تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

(د) ضلع میں زراعت کی ترقی اور تحقیق کے حوالے سے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 31 اکتوبر 2019 تاریخ ترسیل 24 دسمبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے 56 دفاتر کے نام اور پتہ جات کی شعبہ وار تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر میں کام کرنے والے 798 ملازمین کے نام، عہدہ جات اور ذمہ داریوں کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں، محکمہ زراعت شعبہ تحقیق کے دفاتر و عملہ موجود ہے جن کی تفصیل "(ب)" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) ضلع میں زراعت پر تحقیق کے حوالے سے محکمہ درج ذیل اقدامات اٹھا رہا ہے:

1 تحقیقاتی ادارہ برائے کپاس، خانپور۔

ادارہ ہذا کپاس کی نئی اقسام پر کام کر رہا ہے۔ اس ادارے نے کپاس کی زیادہ پیداوار اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام حکومت پنجاب سے منظور کروائی۔ جن میں RH-1، RH-112، RH-647، RH-662 اور RH-668 شامل ہیں۔ ادارہ ہذا کی مزید نئی اقسام منظوری کے آخری مراحل میں ہیں۔

2 شوگر کین ریسرچ سٹیشن، خانپور۔

ادارہ ہذا میں گنے کی نئی اقسام اور جدید پیداواری ٹیکنالوجی پر تحقیقاتی کام جاری ہے۔

3 آئل سیڈ ریسرچ سٹیشن، خانپور۔

# ادارہ ہذا نے تین اعلیٰ پیداوار دینے والی، کیڑوں کی بیماری سے محفوظ / رایا اور سرسوں کی منظور شدہ عمدہ اقسام تیار کیں یعنی خان پور رایا، سپر رایا اور روہی سرسوں جس کی کامیاب کاشت پنجاب اور خاص کر ضلع رحیم یار خان میں کی جاتی ہے۔ ادارہ ہذا کی مزید نئی اقسام منظوری کے آخری مراحل میں ہیں۔

# ادارہ ہذا پنجاب سیڈ کارپوریشن، نجی کمپنیوں اور پنجاب کے ترقی پسند کاشتکاروں اور خاص کر ضلع رحیم یار خان کو پہلے سے بنیادی / بنیادی بیج مہیا کر رہا ہے۔

# ادارہ ہذا جدید ترین پیداواری ٹیکنالوجی تیار کرتا ہے اور اسے کاشتکاروں میں منتقل کرتا ہے۔

# شائقین کو مشاورتی خدمات مسلسل فراہم کی جارہی ہیں۔

# کسانوں کو آگاہی کے لئے ضلع رحیم یار خان کے مختلف مقامات پر مظاہرے کا پلاٹ بھی بویا جاتا ہے۔

# ٹیکنالوجی کی منتقلی سے متعلق توسیعی افسران اور اہلکار کو لیکچرز اور تربیت دی جاتی ہے۔

4 تجزیہ گاہ برائے مٹی و پانی، رحیم یار خان۔

لیبارٹری ہذا کاشت کار کمیونٹی کو مٹی اور پانی کے تجزیے کی بنیاد پر مندرجہ ذیل سہولتیں فراہم کر رہا ہے۔

# زمین میں زرخیزی کی موجودگی کا اندازہ کرنا۔

# فصلوں کی مختلف اقسام کے لیے کھادوں کے استعمال کی سفارشات مہیا کرنا۔

# کاشتکاروں کے درمیان متوازن کھادوں کے استعمال کی ترغیب دینا۔

# کلرزدہ زمینوں کی اصلاح کے لیے زمینداروں کو رہنمائی فراہم کرنا۔

# کلرزدہ زمینوں کی اصلاح کے لیے جپسم کی کوالٹی کو جانچنے کے لیے جپسم کا تجزیہ کرنا اور استعمال کے متعلق ہدایات دینا۔

# ٹیوب ویل کے پانی کا تجزیہ کرنا اور استعمال کے بارے آگاہی فراہم کرنا۔

5 سینئر سبجیکٹ میٹر سپیشلسٹ ( اگرانومی) رحیم یار خان۔

سینئر سبجیکٹ میٹر سپیشلسٹ (اگرانومی) رحیم یار خان علاقائی و موسمی حالات کے مطابق زرعی سفارشات میں تبدیلی کے لیے اور کاشتکاروں کے مسائل پر تجربات کرتے ہیں۔ ضلع رحیم یار خان اور بہاولپور میں کاشتکاروں کی تربیت کے لیے سفارشات بناتے ہیں اور فیلڈ سٹاف کو ٹریننگ دیتے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کی ترقی کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جارہے ہیں:

i۔ کھالہ جات کی اصلاح و پختگی۔

ii۔ غیر نہری کھالہ جات / ٹیوب ویل سکیموں کی اصلاح و پختگی۔

iii۔ جدید نظام آبپاشی (ڈرپ / سپر نکلر) کی تنصیب۔

iv۔ ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کو چلانے کیلئے سولر سسٹم کی فراہمی۔

v۔ لیزر لینڈ لیولر کی بذریعہ قرعہ اندازی مالی اعانت پر فراہمی۔

vi۔ آبی تالابوں کی تعمیر۔

vii۔ فصلات کی پیسٹ اسکاؤٹنگ۔

viii۔ کیڑوں اور ضرر رساں عوامل کی نشاندہی اور پیشن گوئی کرنا۔

ix۔ زرعی ادویات کے اوصاف کو چیک کرنا اور کاشتکاروں کو ملاوٹ سے پاک زرعی ادویات کی دستیابی کو یقینی بنانا۔

x۔ ریڈیو پروگرام اور کاشتکاروں کی میٹنگ کے ذریعہ کاشتکاروں کو فصلات کی جدید ٹیکنالوجی سے آگاہی دینا۔

xi زرعی مقاصد کیلئے زمین کی ہمواری کیلئے ضلع کو 15 بلڈوزرز کی فراہمی۔

xii۔ زیرِ زمین پانی کی دستیابی اور کوالٹی کی جانچ پڑتال برائے ٹیوب ویل بذریعہ الیکٹریکل رزیسٹیویٹی میٹر سروے کی سہولت کی فراہمی۔

xiii۔ بذریعہ ہینڈ بورنگ پلانٹ (2) زمینداروں کو زمین میں بور کرنے کی سہولت فراہمی۔

xiv۔ زمینداروں کے موجودہ ٹیوب ویلز کا بلا معاوضہ انرجی آڈٹ سروے کیا جارہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

ضلع راجن پور میں کپاس کی فصل کی تباہی سے متعلقہ تفصیلات

*3464: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں کتنے رقبہ پر کپاس کی فصلیں سال 2019 میں تباہ ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کپاس کی تباہی کی اصل وجہ جعلی بیج، کھاد اور ادویات ہیں۔

(ج) محکمہ نے جعلی بیج، کھاد اور ادویات کی فروخت کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے۔

(د) کیا حکومت نے ضلع راجن پور میں کپاس کی فصل تباہ ہونے پر کوئی سروے کروایا ہے نیز حکومت ان کسانوں کے ازالہ کے لیے کوئی مالی امداد کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 5 نومبر 2019 تاریخ ترسیل 13 جنوری 2020)

## جواب

وزیرزراعت

(الف)سال2019میں ضلع راجن پور میں 3,52,000(تین لاکھ باون ہزار)ایکڑ پر کپاس کی فصل کاشت ہوئی۔پانی کی کمی،زیادہ درجہ حرارت اور اقسام کپاس میں قوت مدافعت کی کمی جیسے عوامل کی وجہ سے اس سال فصل پر سفید مکھی کا شدید حملہ ہوا جس کی وجہ سے ضلع راجن پور میں تقریباً 137412ایکڑ پر کپاس کی فصل متاثر ہوئی جس میں سے 114885ایکڑ 1سے25فیصد، 8233 ایکڑ26سے50فیصد، 7907ایکڑ 51سے75فیصد اور 6387ایکڑ 76سے100فیصد تک متاثر ہوئی اور پیداوار(گانٹھوں)میں پچھلے سال کی نسبت 32.96فیصد کمی ہوئی ہے۔ان وجوہات کی بنا پر صوبہ بھر میں بھی کپاس کی فصل متاثر ہوئی ہے۔

(ب)یہ درست نہ ہے بلکہ ضلع راجن پور میں کپاس کی پیداوار میں کمی کی اصل وجوہات درج ذیل ہیں:۔

# زمین کا سخت ہونا۔

# پانی کی کمی(زیرِ زمین پانی کا آبپاشی کیلئے موزوں نہ ہونا اور متعلقہ نہر کا12اگست سے 31اگست تک بند ہونا)۔

# درجہ حرارت کا زیادہ ہونا۔

# کپاس کی اقسام میں قوت برداشت کی کمی۔

# کیڑوں میں زرعی زہروں کے خلاف قوتِ مدافعت ہونا۔

# مہنگے زرعی مداخل۔

# کھادوں کا غیر متوازن استعمال۔

(ج) محکمہ زراعت (توسیع) ضلع راجن پور نے سال 2019 میں کھادوں کے 232 نمونہ جات حاصل کیے جن میں سے 202 نمونہ جات کے نتائج موصول ہوئے۔ ان میں سے 186 نمونہ جات درست پائے گئے جبکہ 16 نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے۔ غیر معیاری نمونہ جات کے حامل افراد کے خلاف 17 مقدمات درج کروائے گئے۔ 2 مقدمات میں ملزمان کو عدالت نے بالترتیب 63 ہزار روپے اور 45 ہزار روپے جرمانہ کیا۔

زرعی ادویات فروخت کرنے والوں کے خلاف اس سال راجن پور میں زرعی ادویات کے 401 (ریکارڈ) نمونہ جات لئے گئے جن میں سے 379 نمونہ جات کے نتائج موصول ہوئے۔ ان میں سے 4 نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے اور 15 مقدمات درج کروا کر -/20,28,344 روپے (ریکارڈ) مالیت کی ادویات قبضہ میں لی گئی ہیں۔

مزید برآں محکمہ زراعت نے ایک موبائل سروس (زیرو کاسٹ کوالٹی اینڈ پرائس کنٹرول سسٹم) کا آغاز کیا ہے جس کے تحت کسان اپنی شکایات فون نمبر:- 2955539-0300 پر درج کرا سکتے ہیں جن کا ازالہ 24 گھنٹے کے اندر کیا جاتا ہے۔

(د) ضلع راجن پور میں فصل کپاس جزوی طور پر متاثر ہوئی ہے تاہم ضلع راجن پور میں متاثرہ فصل کپاس کا سروے اور کسانوں کی مالی امداد کے بابت کام ڈپٹی کمشنر اور بورڈ آف ریونیو سے متعلقہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

## صوبہ میں کپاس کو گلابی سنڈی سے محفوظ بنانے کیلئے حکومتی اقدامات و دیگر تفصیلات

*3488: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کپاس کو گلابی سنڈی سے محفوظ بنانے کے لئے محکمہ زراعت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) گلابی سنڈی کس حد تک کپاس کو نقصان پہنچاتی ہے۔

(ج) کیا گلابی سنڈی کے خاتمہ کے لئے کسانوں کو آگاہی فراہم کرنے کے لیے کوئی مہم شروع کی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی 5 نومبر 2019 تاریخ ترسیل 13 جنوری 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) کپاس کو گلابی سنڈی سے محفوظ بنانے کیلئے محکمہ زراعت نے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

1۔ کپاس کی ایسی اقسام بنائی جارہی ہیں جن پر گلابی سنڈی کا حملہ نہ ہو۔

2۔ تحقیقاتی ادارہ برائے حشرات، فیصل آباد میں کپاس کو گلابی سنڈی سے محفوظ بنانے کیلئے Pink Boll Worm لیبارٹری قائم کی گئی ہے جس میں گلابی سنڈی کی مختلف حالتوں کی پرورش اور ان کے مربوط تدارک پر تحقیق جاری ہے۔

3۔ محکمہ زراعت نے 2016 تا 2019 تک گلابی سنڈی کو کنٹرول کرنے کے لیے ایک منصوبہ چلایا جس کے تحت کپاس پیدا کرنے والے اضلاع کی 54 تحصیلوں میں 50،50 ایکڑوں کے بلاک میں 120 گوسیپلور (پی بی روپس) فی ایکڑ لگائے۔ اس کے علاوہ 50 ایکڑوں میں سیکس فیرامون ٹریپس بھی لگائے۔

4۔ کپاس کی گلابی سنڈی کی روک تھام کے لیے پچھلے تین سال سے کپاس زون کی ہر تحصیل میں پی بی روپس کے نمائشی پلاٹ لگائے گئے۔ ان کے حوصلہ افزا نتائج آنے پر اس سال تجارتی بنیادوں پر پی بی روپس زمینداروں کے لیے موجود ہونگے جس کی درآمد کی اجازت کے لیے وزیر اعظم صاحب نے خصوصی طور پر دلچسپی لی۔

5۔ کپاس کی گلابی سنڈی کی بروقت روک تھام کے لیے جنسی پھندے (سیکس فیرامون ٹریپس) ہر یونین کونسل میں لگائے گئے۔

6۔ ضلع، تحصیل، مرکز اور یونین کونسل کی سطح پر زمیندار کی تربیت کے لیے سیمینار منعقد کیے گئے اور آگاہی مہم چلائی گئی۔

7۔ ٹی وی پروگرامز، ریڈیو پروگرامز اور اخباری اشتہارات کے ذریعے لوگوں کو آگاہی فراہم کی گئی۔

8۔ پچھلے کئی سالوں سے حکومت پنجاب کی زیر نگرانی کسانوں کی آگاہی کے لیے مارچ اپریل میں بڑی سڑکوں اور رابطہ سڑکوں کے قریب پڑی ہوئی کپاس کی چھڑیوں کو الٹ پلٹ کیا گیا تاکہ دھوپ پڑنے پر گلابی سنڈی پروانے بن کر اڑ جائے اور کپاس کی فصل نہ ہونے پر خودبخود مر جائے۔

9۔ حال ہی میں دفعہ 144 کا نفاذ صوبہ پنجاب میں لاگو کر دیا ہے۔ جس کے تحت کوئی بھی شخص کپاس کے ٹینڈوں کو کھیتوں، کھلی جگہوں، گھروں، کپاس کے جننگ کارخانوں یا اس کے استعمال میں کسی بھی ایسی جگہ پر (کپاس کی چھڑیوں کے ساتھ یا چھڑیوں کے بغیر) ذخیرہ نہیں کر سکتا۔ اس سلسلے میں کسانوں میں آگاہی مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

10۔ کپاس کی چھڑیوں کو روٹاویٹ کیا گیا۔

11۔ کپاس کی بچے کھچے ٹینڈوں کی تلفی کے لیے کپاس کے کھیتوں میں بھیڑ بکریاں چروائی گئیں۔

12۔ بچے کھچے ٹینڈوں کو اکٹھا کر کے تلف کیا گیا۔

13۔ حکومت پنجاب نے کپاس کی اگیتی کاشت پر پابندی لگائی تاکہ گلابی سنڈی کے دورانیہ زندگی کو ڈسٹرب کیا جائے۔

14۔ کسانوں کو ان کے کھیتوں میں جا کر محکمہ زراعت کی ٹیمیں پیسٹ سکاؤٹنگ کر کے کپاس کی گلابی سنڈی اور دوسرے نقصان دہ کیڑوں کے بارے میں روزانہ کی بنیاد پر تربیت فراہم کر رہی ہیں۔

(ب) کپاس کی گلابی سنڈی موزوں موسم میں عمومی طور پر 30 تا 50 فیصد تک نقصان پہنچا سکتی ہے اور اگر اس کے تدارک کیلئے بروقت اقدامات نہ ہوں تو یہ نقصان 100 فیصد تک بھی جا سکتا ہے۔

(ج) محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے کسانوں کے لیے آگاہی مہم شروع کی ہوئی ہے جس کے تحت فارمر زڈے، سیمینارز کے انعقاد، کتابچوں اور زراعت نامہ میں شائع ہونے والے مضامین کے ذریعے کسانوں کو گلابی سنڈی کے موثر تدارک کیلئے آگاہی فراہم کی جاتی ہے اس کے علاوہ محکمہ کی طرف سے روزانہ کی بنیاد پر واٹس ایپ، ایس ایم ایس، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے بھی آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

صوبہ میں جاری فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3545: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کونسے فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ جاری ہیں ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مالی سال 20-2019 میں کتنے فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ رکھے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی 14 نومبر 2019 تاریخ ترسیل 13 جنوری 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے فروٹ اینڈ ویجیٹیبل کی پیداوار، کوالٹی اور برآمد کو بڑھانے کے لیے 3 ارب 26 کروڑ 10 لاکھ روپے کی لاگت سے چار سالہ (2017 تا 2021) پراجیکٹ باعنوان ”اسٹیبلشمنٹ آف ماڈل فارمز لنکڈ ود امپروڈ سپلائی چین اینڈ ویلیو ایڈیشن“

(ESTABLISHMENT OF MODEL FARMS LINKED WITH IMPROVED SUPPLY CHAIN AND VALUE ADDITION) کا اجراء کیا ہوا ہے۔ اس پراجیکٹ کا مقصد فروٹ اینڈ ویجیٹیبل کے کاشتکاروں کی آمدنی بڑھانے کے ساتھ ان کی برآمد بڑھا کر کثیر مقدار میں قیمتی زرمبادلہ کا حصول ہے۔

مزید برآں محکمہ زراعت (توسیع) کا ذیلی شعبہ ہارٹیکلچر پھلوں اور سبزیوں پر کام کر رہا ہے جس کے تحت "زیادہ سبزیات اگاؤ منصوبہ" یکم جنوری 2014 سے 30 جون 2017 تک مکمل ہو چکا ہے جس پر 41 کروڑ 8 لاکھ 70 ہزار روپے خرچ ہوئے اور "غیر روایتی انداز میں پھل کی مکھی کے کنٹرول کا منصوبہ" یکم جنوری 2015 سے 30 جون 2018 تک مکمل ہو چکا ہے جس پر 22 کروڑ 76 لاکھ 10 ہزار روپے خرچ ہوئے۔ اس کے علاوہ کچن گارڈننگ منصوبہ کے تحت موسم سرما کی سبزیات کی 1 لاکھ 10 ہزار سیڈ کٹس اور موسم گرما کی سبزیات کی 50 ہزار سیڈ کٹس رعایتی قیمت پر دی جا رہی ہیں۔

(ب) مالی سال 20-2019 میں فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ڈویلپمنٹ کے لیے 2 پراجیکٹ رکھے گئے ہیں۔

1۔ "پھلوں کی پیداوار میں اضافہ بذریعہ فراہمی سرٹیفائیڈ پودوں کا منصوبہ" منظوری کے مراحل میں ہے جس پر 50 کروڑ روپے لاگت آئے گی۔

2۔ "ریسرچ اینڈ پروموشن آف میڈیسنل پلانٹس (ادویاتی پودے) کا منصوبہ" منظور ہو چکا ہے اور اس پر 6 کروڑ 29 لاکھ 5 ہزار روپے لاگت آئے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

فروٹ و سبزی منڈی ملتان روڈ منصورہ کی سڑکوں کی ناگفتہ بہ حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3618: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فروٹ، سبزی منڈی واقع مین ملتان روڈ نزد منصورہ لاہور کی تمام سڑکیں ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں بارش کے دنوں میں تالاب کی شکل اختیار کر لیتی ہیں؟

(ب) منڈی کی دیکھ بھال کن کن محکموں کی ذمہ داری ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پھل و سبزی منڈی کی دکانوں میں کرایہ پر ورکشاپس چل رہی ہیں اس بابت حکومت اور محکمہ کیا ایکشن لے رہا ہے۔

(تاریخ وصولی 25 نومبر 2019 تاریخ ترسیل 20 جنوری 2020)

## جواب

**وزیر زراعت**

(الف) یہ درست نہ ہے مارکیٹ کمیٹی نے سبزی منڈی کے آڑھتی حضرات سے مل کر اپنی مدد آپ کے تحت 6 سڑکوں کی از سر نو تعمیر مکمل کر لی ہے اور پھل منڈی کے آڑھتی حضرات کے ساتھ بھی اپنی مدد آپ کے تحت سڑکیں تعمیر کرنے کے لئے بات چیت جاری ہے جبکہ سروس روڈ کی تعمیر LDA کی طرف سے جاری ہے۔ چونکہ سبزی و پھل منڈی ملتان روڈ منصورہ وحدت روڈ سے نشیبی ہے اس لئے بارش کے دنوں میں پانی کا نکاس آہستہ ہوتا ہے۔

(ب) یہ منڈی 1978 میں LDA نے تعمیر کی تھی۔ منڈی میں موجود دکانیں مالکانہ بنیادوں پر LDA کی جانب سے بیچ دی گئی ہیں اور ان کی مزید ٹرانسفر LDA کے ذمہ ہے۔ بعد ازاں منڈی کا انتظامی کنٹرول مارکیٹ کمیٹی ملتان روڈ لاہور کو دے دیا گیا۔ منڈی کی صفائی کا کام مارکیٹ کمیٹی ملتان روڈ کے ذمہ ہے جو وہ LWMC سے بذریعہ ٹھیکہ کرواتی ہے۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی نے کچھ ورکشاپس کو جو سبزی و پھل منڈی کے احاطہ میں تھیں ان کو سیز کیا ہے اور جن دکانوں پر زرعی اجناس کا کاروبار نہ ہو رہا تھا ایسی 8 دکانوں کے لائسنس بھی کینسل کئے ہیں اور ان کے خلاف مزید کارروائی کے لئے LDA کو تحریر کیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

لاہور: ڈیوس روڈ پر محکمہ زراعت سے متعلقہ دفاتر کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3644: چودھری اختر علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیوس روڈ لاہور پر محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کس کس شعبہ جات کے ہیں؟

(ب)ان دفاتر کے D.G اور دیگر ایگزیکٹو آفیشل کون کون ہیں۔

(ج)ان آفسز میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں صرف لاہور ڈیوس روڈ کی تفصیل دی جائے۔

(د)ان آفسز میں کون کون سے ورکس سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

(ہ)کیا یہ آفسز صوبہ بھر کے اپنے دفاتر کو یہاں سے کنٹرول کرتے ہیں یا ان کے Sub-Ordinate آفسز بھی ہیں۔

(و)ان آفسز کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 25 نومبر 2019 تاریخ ترسیل 20 جنوری 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ڈیوس روڈ لاہور پر محکمہ زراعت کے دفاتر کی شعبہ وار تفصیل " الف " ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)ان دفاتر کے D.G اور دیگر ایگزیکٹو آفیشلز کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ان آفسز میں 724 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(د)ان آفسز میں سرانجام دیئے جانے والے امور کی تفصیل " ب " ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)

| نام شعبہ | ذیلی دفاتر (Sub-Ordinate Offices) |
|---|---|
| شعبہ توسیع، شعبہ فیلڈ، شعبہ اصلاح آبپاشی، شعبہ پیسٹ وارننگ، شعبہ زرعی اطلاعات، شعبہ مارکیٹنگ، شعبہ فلوریکلچر (ٹی اینڈ آر)۔ | ذیلی دفاتر موجود ہیں |

| | |
|---|---|
| شعبہ پیام، شعبہ مارکیٹ کمیٹیز پراونشل فنڈ بورڈ، سی پیک یونٹ۔ | ذیلی دفاتر نہ ہیں |

(و) ان آفسز کے مالی سال 2019-20 کے بجٹ کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل ''ج'' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

## صوبہ میں کھادوں اور بیجوں پر سبسڈی کے لیے کاشتکار کے رجسٹرڈ ہونے کے طریق کار اور زرعی ہیلپ لائن کے متبادل نظام کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3705: جناب نوید اسلم خان لودھی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے اپنے بجٹ مالی سال 2018-19 میں ڈی اے پی / یوریا کھادوں اور بیجوں پر سبسڈی کا اعلان کیا تھا اگر ہاں تو ان کھادوں پر کتنی سبسڈی کا اعلان کیا تھا کیا یہ کسانوں / کاشتکاروں کو دی جارہی ہے اگر ہاں تو اسکا طریق کار کیا ہے؟

(ب) سبسڈی حاصل کرنے کے لیے کیا کسانوں / کاشتکاروں کا رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے اگر ہاں تو کسانوں کو رجسٹرڈ کرنے کا کیا طریق کار ہے کیا حکومت اس طریق کار میں مزید آسانی پیدا کرتے ہوئے کسانوں کو دیہاتوں میں جاکر رجسٹرڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ زرعی ہیلپ لائن پر کی جانے والی ٹیلی فون کال کا نظام بہت مشکل ہے کافی دیر تک کال چلتی رہتی ہے متعلقہ نمائندہ سے بات نہیں ہوسکتی ہے جس سے سادہ لوح کسانوں کو

مشکلات کا سامنا ہے کیا حکومت کسانوں کیلئے ہیلپ لائن کال سے ہٹ کر کوئی متبادل آسان طریق کار فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 28 نومبر 2019 تاریخ ترسیل 20 جنوری 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) حکومت پنجاب نے بجٹ مالی سال 19-2018 میں کھادوں اور بیجوں پر سبسڈی فراہم کرنے کا اعلان کیا تھا اور اس مد میں درج ذیل رقوم مختص کیں۔

| سبسڈی 19-2018 | رقم روپے |
|---|---|
| کھادیں | 1 ارب 61 کروڑ 46 لاکھ |
| بیج برائے تیل دار اجناس | 78 کروڑ |
| بیج کپاس | 7 کروڑ 50 لاکھ |

اس پروگرام کے تحت مالی سال 19-2018 میں ڈی اے پی (500)، این پی (200)، ایس ایس پی (200)، ایس او پی (800)، ایم او پی (500) اور این پی کی کھادوں پر (300) روپے فی بوری سبسڈی فراہم کی گئی۔ مالی سال 20-2019 میں بھی کھادوں پر سبسڈی فراہم کی جا رہی ہے جس کے لیے حکومت پنجاب نے 4 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔

براہ راست سبسڈی کا طریق کار:

کھاد کی ہر بوری میں سبسڈی واؤچر مہیا کیا گیا ہے پنجاب بھر میں رجسٹرڈ کسان واؤچر پر درج خفیہ نمبر اپنے شناختی کارڈ نمبر کے ہمراہ شارٹ کوڈ 8070 پر بھیج کر متعلقہ Branchless Banking Operator کی قریبی فرنچائز سے سبسڈی کی رقم وصول کر سکتا ہے۔

(ب) جی ہاں، سبسڈی حاصل کرنے کے لیے کسانوں / کاشتکاروں کا محکمہ زراعت کے پاس رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے۔ رجسٹریشن کا طریقہ کار یہ ہے کہ محکمہ زراعت توسیع کا فیلڈ اسسٹنٹ جو کہ یونین کونسل کی سطح پر کام کر رہا ہے کسانوں سے گاؤں گاؤں جا کر رجسٹریشن فارم پُر کرواتا ہے جسے بعد میں تحصیل کی سطح پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت توسیع کے دفتر میں کمپیوٹرائز کر دیا جاتا ہے۔ جہاں تک رجسٹریشن میں آسانی پیدا کرنے کا تعلق ہے تو متعلقہ فیلڈ اسسٹنٹ گاؤں گاؤں جا کر کسانوں / کاشتکاروں کی رجسٹریشن کر رہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ کسانوں کی فنی راہنمائی کے لئے نومبر 2019 سے زراعت ہاؤس لاہور میں ایکسٹینشن 2.0 پروجیکٹ کے تحت کال سینٹر قائم کیا گیا ہے جس پر کاشتکار اپنے زرعی مسائل کے حل کے لئے بروز سوموار تا جمعہ صبح 9 بجے تا شام 5 بجے تک

17000 - 0800 پر کال کر رہے ہیں اور زرعی ماہرین کی ایک ٹیم زمیندار حضرات کے سوالات کے جوابات اور مختلف سکیموں سے متعلق جدید ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاتے ہوئے معلومات فراہم کر رہی ہے۔ ہیلپ لائن سے ہٹ کر کوئی متبادل طریقہ کار فی الحال زیر غور نہ ہے کیونکہ محکمہ زراعت کا عملہ پہلے ہی گاؤں گاؤں جا کر کسانوں کو مختلف فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی سے متعلق معلومات فراہم کر رہا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)</u>

ضلع سرگودھا میں ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

*3721: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ کا جو ادارہ سرگودھا میں چل رہا ہے وہ کہاں پر ہے؟

(ب) اس ریسرچ سنٹر کا کل رقبہ کتنا ہے اور اس میں کون کون سے ملازم کام کر رہے ہیں۔

(ج)اس ریسرچ میں سال 2010 سے آج تک کس کس ترشاوہ پھل پر ریسرچ کی گئی ہے اوران کی کون کون سے نئی اقسام دریافت کی گئی ہیں کن کن بیماریوں پر ریسرچ کی گئی ہے اور ان بیماریوں کی روک تھام کہاں تک ہو سکی ہے۔

(د)اس ادارہ کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا ہے اوراس بجٹ سے کیا کیا ریسرچ کی جارہی ہے۔

(ہ)اس ریسرچ سنٹر سے پھل کے کاشتکاروں کو کیا فائدہ اور مشورہ جات حاصل ہوتے ہیں۔

(تاریخ وصولی 29 نومبر 2019 تاریخ ترسیل 20 جنوری 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) تحقیقاتی ادارہ برائے ترشاوہ پھل چک نمبر 38 شمالی رسالہ نمبر 5 تحصیل و ضلع سرگودھا میں واقع ہے۔

(ب)ادارہ ہذا کا کل رقبہ 176 ایکڑ 6 کنال اور 10 مرلے ہے جس میں سے 165 ایکڑ 6 کنال اور 10 مرلے پر ترشاوہ پھلوں کا باغ اور نرسری کے پودے ہیں جبکہ بقیہ 11 ایکڑ پر دفتر کی بلڈنگ اور ملازمین کیلئے رہائشی کالونی قائم ہے نیز اس دفتر میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل " الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ادارہ ہذا 2010ء سے آج تک سیڈڈ کنو، سیڈ لیس کنو، مسمی، فیوٹر ارلی، گریپ فروٹ، میٹھا، کاغذی لیموں، یوریکا لیمن، ویلینشیا لیٹ، ٹراکو، شکری، بلڈ ریڈ، سیلسٹینا، رف لیمن، مارش ارلی، کاسا گرانڈ، ہنی مینڈرین، فیئر چائلڈ، فری ماؤنٹ، پرل، منی اولا، آرلینڈو، ریڈ بلش، فلیم سیڈلنگ، سٹار روبی، ڈیزی

مینڈرین، ہارورڈ بلڈ، آرنلڈ بلڈ، میکوہن ویلینشیا، کاک ٹیل اور دیگر کئی اقسام پر تحقیقی کام کر رہا ہے جس کے نتیجے میں درج ذیل اقسام پنجاب سیڈ کونسل لاہور سے منظور کرائی گئیں۔

| نمبر شمار | نام ورائٹی | نمبر شمار | نام ورائٹی | نمبر شمار | نام ورائٹی |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | Pak Kinnow | 4 | AARI Seedless Kinnow | 7 | CRI Blood Malta |
| 2 | CRI Salustiana | 5 | AARI Khatti | 8 | Pak Shamber |
| 3 | SG- Feutrells Early | 6 | CRI Musambi | 9 | Punjab Taracco |

مزید برآں درج ذیل پانچ اقسام منظوری کیلئے درکار ابتدائی ٹیسٹ پاس کرنے کے مراحل سے گزر رہی ہیں۔

Succari۔4 Ruby Blood۔3 Kahgzi Nibo۔2 Local Metha۔1

Velencia Late۔5

ترشاوہ پھلوں کی مختلف بیماریوں کے تدارک کے سلسلہ میں کامیاب تحقیقاتی کاوشیں:

شعبہ ہارٹیکلچر، انٹومالوجی اور پلانٹ پتھالوجی کے ماہرین نے نرسری سے لے کر ترشاوہ باغات کے پھلوں کی بیماریوں پر تحقیقاتی کام کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ ترشاوہ نرسری کے مرجھاؤ، باغات کے انحطاط، سٹرس کینکر، ٹہنیوں کا سوکا یعنی Wither Tip، سٹرس سکیب گموسز، سٹرس نیماٹوڈز کی پہچان اور اُن کے مربوط طریقہ تدارک پر کام کیا جارہا ہے۔ سٹرس نیماٹوڈز کو کنٹرول کرنے کیلئے رگبی بہترین دانے دار زہر ثابت ہوئی ہے جبکہ سٹرس کینکر کو کنٹرول کرنے کیلئے مختلف کیمیائی و نان کیمیائی اجزا ٹیسٹ کیے جارہے ہیں۔ گزشتہ سال کیے گئے تجربات کی روشنی میں یہ بات سامنے آئی ہے

کہ پیاز اور اُس کے مرکبات بیماری کے تدارک کیلئے موثر ثابت ہو سکتے ہیں جبکہ ترشاوہ پھلوں کی نرسری کی سطح پر ہونے والی زمینی بیماریوں کی روک تھام کیلئے فارملین کے حوصلہ افزا نتائج سامنے آئے ہیں۔

بیماریوں سے مبرّا سٹرس نرسری کے پودے بنانے کیلئے سکرین ہاؤسز کا قیام :

ادارہ ہذا میں کسانوں کی بہتر رہنمائی کیلئے بیماری سے پاک نرسری کے پودے بنانے کیلئے اپنی کاوشوں کو آگے بڑھاتے ہوئے چار سکرین ہاؤسز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

(د) ادارہ ہذا کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

| تنخواہ کی مد میں اخراجات | آپریشنل اخراجات | ٹوٹل بجٹ |
|---|---|---|
| 2 کروڑ 16 لاکھ 70 ہزار روپے | 39 لاکھ 30 ہزار روپے | 2 کروڑ 56 لاکھ روپے |

سال 20-2019 کیلئے محکمہ کی طرف سے درج ذیل KPIs مقرر کر دیئے گئے ہیں جن پر احسن طریقے سے تحقیقی سرگرمیاں جاری ہیں۔

DUS test of five candidate varieties i.e. sweet lime, kaghzi lime, .

1.,succari

.Ruby Blood & Velancia late

2.Prduction of 40000/- true to type certified nursery plants of citrus .

3.Production of 6000 seedless kinnow plants in the Govt. nursery .

Supply of 9000 bud wood of seedless kinnow to the registered .

4.nurseries

5.Five trials on kinnow of different strains .

6.Conduction of 16 research trials on different aspects of citrus crop .

7.Holding of Two Farmers days

8.Delivering two trainings on seedless kinnow to the nurserymen .

Sixteen trainings on citrus orchard management to the citrus .

9.growers

(ہ) محکمہ کی طرف سے مقرر کیے گئے فارمر کے فیلڈ وزٹ مطلوبہ تعداد میں باقاعدگی سے کیے جاتے ہیں اس کے علاوہ ترشاوہ پھلوں کے جن باغبان کو اپنے باغ کے متعلق کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے وہ بذریعہ ٹیلی فون یا درخواست دفتر ہذا کو آگاہ کرتا ہے اور ادارہ ہذا کا متعلقہ آفیسر اس کے باغ کے معائنہ کیلئے مطلوبہ جگہ تک پہنچتا ہے اور اس کے مسئلے کا ممکن حل اس کو بتاتا ہے جس پر عمل کرنے کے بعد باغبان اپنے مسائل سے بہتر طریقے سے نبرد آزما ہونے کے قابل ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں دفتر ہذا موسم کی مطابقت سے ٹریننگ پروگرام کا انتظام کرتا ہے جس میں محکمہ زراعت ریسرچ اور توسیع کے ماہرین ترشاوہ پھلوں کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے مطابق اپنے خیالات اور تجربات پیش کرتے ہیں اور پروگرام کے آخر میں ہر باغبان کو اپنی فصل کے مطابق کوئی بھی سوال کرنے کی اجازت ہوتی ہے اور ادارہ ہذا کے ماہرین موقع پر باغبان حضرات کی صحیح رہنمائی کرتے ہیں۔ ایک سال کے اندر اس طرح کے 16 پروگرامز منعقد کیے جاتے ہیں اور ہر پروگرام میں باغبان حضرات کی اوسط تعداد 70-100 تک ہوتی ہے۔ ان پروگرامز کے علاوہ ادارہ ہذا کے ماہرین باقاعدگی سے ترشاوہ پھلوں کے متعلق اردو مضامین لکھ کر زراعت نامہ میں شائع کرواتے ہیں تاکہ پڑھے لکھے باغبان حضرات کو تحریری رہنمائی حاصل ہو سکے۔ نیز ادارہ ہذا کے ماہرین ترشاوہ پھلوں کے مختلف امور پر ریڈیو ٹاکس ریکارڈ کرواتے ہیں تاکہ دور دراز کے باغبان حضرات گھر بیٹھے مستفید ہو سکیں۔ ادارہ ہذا نے ترشاوہ پھلوں کی ایک نرسری بھی قائم کی ہے جہاں ہر سال 30-40 ہزار صحیح النسل پودے تیار کر کے گورنمنٹ کے مقرر کردہ ریٹ پر کسان حضرات کو مہیا کیے جاتے ہیں تاکہ ملک میں باغبانی کا کاروبار عمدہ طریقے سے پروان چڑھ سکے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)</u>

## ضلع ساہیوال: زرعی فارم پر کاشت کردہ فصلوں کی اقسام اور فی ایکڑ اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*3796: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں موجود زرعی فارم میں کون کون سی فصلیں کتنے رقبہ پر کاشت کی جاتی ہیں فی ایکڑ رقبہ پر کتنی لاگت آتی ہے مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ زرعی فارم ساہیوال میں تقریباً 16 ایکڑ رقبہ پر محیط آم اور بیری کے درختوں کا باغ تھا اگر ہاں تو اس کو کاٹ کر لکڑی بنا کر سستے داموں کیوں فروخت کی گئی۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مربع نمبر 11 لائن نمبر 9 پر سدا بہار چارہ اگایا جاتا ہے کیا اس سدا بہار چارہ کی نیلامی کروائی جاتی ہے نیلامی سے حاصل ہونے والی رقم خزانہ سرکار میں جمع کروائی جاتی ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 7 دسمبر 2019 تاریخ ترسیل 17 فروری 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) گورنمنٹ زرعی فارم ساہیوال کا رقبہ 82 ایکڑ تھا جو کہ اب ویجیٹیبل ریسرچ سٹیشن ساہیوال سے 6 ایکڑ رقبہ واپس ملنے پر 88 ایکڑ ہو گیا ہے، جس میں سے 28 ایکڑ رقبہ پر دفاتر، سٹور اور کالونی وغیرہ ہیں۔ 16 ایکڑ رقبہ پر نیا باغ لگایا گیا ہے جبکہ بقیہ 44 ایکڑ

(25 ایکڑ پٹہ دار جبکہ 19 ایکڑ خود کاشتہ) رقبہ پر فصلات کاشت کی جاتی ہیں۔ کاشتہ فصلات کے نام، رقبہ اور فی ایکڑ اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | نام خریف فصلات | کاشتہ رقبہ (ایکڑوں میں) | خرچہ فی ایکڑ (روپے) |
|---|---|---|---|
| 1 | دھان | 9 | 19322 |
| 2 | جوار چارہ | 6 | 10200 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 3 | مکئی موسمی | 22 | 25890 |
| 4 | مکئی چارہ | 5 | 10500 |
| 5 | خالی | 2 | - |
| 6 | ٹوٹل | 44 | - |

| نمبر شمار | نام ربیع فصلات | کاشتہ رقبہ (ایکڑوں میں) | خرچہ فی ایکڑ (روپے) |
|---|---|---|---|
| 1 | گندم | 29 | 20575 |
| 2 | مکئی بہاریہ | 7 | 27672 |
| 3 | برسیم | 4 | 10000 |
| 4 | جئی / جوار | 1 | 8000 |
| 5 | گاجر برائے بیج | 3 | 24850 |
| 6 | برسیم (انٹر کراپنگ) | 7 | 10000 |
| 7 | کینولا (انٹر کراپنگ) | 4 | 12475 |
| | ٹوٹل | 55 | |

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ زرعی فارم میں تقریباً 16 ایکڑ رقبہ پر آم اور بیری کا باغ تھا۔ زرعی فارم میں موجود باغ بہت پرانا تھا اور اس کی پیداواری صلاحیت بہت کم ہو چکی تھی اور بہت زیادہ درخت آم بوجہ بیماری سوکھ چکے تھے۔ بارہا کوشش کی گئی کہ باغ کی بحالی ہو سکے اور زرعی ماہرین پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ماہرین بھی بلائے گئے لیکن بحالی ممکن نہ ہو سکی۔ کل

درختوں / پودوں کی تعداد 218 تھی جبکہ سفارش کردہ پودوں کی تعداد 72 پودے فی ایکڑ ہونی چاہیے تھی۔ اس طرح سے 16 ایکڑ باغ میں 1152 پودے آم درکار تھے جو کہ صرف 218 تھے۔ ان میں سے 93 پودوں پر پھل نہیں لگتا تھا جبکہ 88 پودے دیسی قسم کے تھے۔ باغ کی صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے سیکریٹری زراعت پنجاب کی ہدایت پر ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی (بذریعہ چٹھی نمبری SOA(Ext)5-2017/43 مورخہ 26.04.2017 تشکیل دی گئی۔ کمیٹی نے مکمل سروے کیا اور بعد از معائنہ باغ مذکورہ کو اکھاڑنے کی سفارش کر دی۔ کمیٹی کی سفارشات کو مد نظر رکھتے ہوئے مجاز اتھارٹی نے بذریعہ چٹھی نمبری 2141 مورخہ 16.11.2017 باغ نیلام کرنے کی منظوری دی۔ تمام قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے باغ کو اچھے نرخوں میں نیلام کیا گیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ زرعی فارم ساہیوال کے مربع نمبر 11 لائن نمبر 9 پر سدا بہار چارہ لگایا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

ساہیوال: زرعی فارم کی زمین پر مارکیٹ بنانے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3797: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی فارم ضلع ساہیوال میں تعمیر شدہ کوارٹر کتنے ہیں اور کتنے رقبہ پر ہیں کن کن افسران اور ملازمین کو الاٹ کئے گئے ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ زرعی فارم کے رقبہ پر ناجائز قابضین گھر تعمیر کر کے بیٹھے ہیں اگر ہاں تو آج تک محکمہ نے ان کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے ہیں مکمل تفصیل بتائیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ زرعی فارم ہذا کے مربع نمبر 11 اور لائن نمبر 3 کو ناقابل کاشت زمین بنا کر مارکیٹ بنانے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے اگر ہاں تو یہ کس کی اجازت سے اور کیوں تعمیر کی جا رہی ہے اس کی منظوری کے کاغذات فراہم فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 7 دسمبر 2019 تاریخ ترسیل 17 فروری 2020)

## جواب

**وزیر زراعت**

(الف) زرعی فارم ساہیوال میں کل 16 رہائشیں ہیں جن میں سے 8 آفیسران جبکہ باقی 8 رہائشیں سٹاف کو الاٹ ہیں، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ زرعی فارم کے 2 ایکڑ رقبہ پر 44 اشخاص عرصہ دراز سے گھر بنا کر بیٹھے ہیں۔ محکمہ زراعت (توسیع) ساہیوال نے متعدد بار ضلعی انتظامیہ کو لکھا ہے کہ وہ مذکورہ رقبہ خالی کروانے میں ہماری مدد کریں۔ مذکورہ اشخاص تقریباً 40 سال سے قابض چلے آرہے ہیں اور سال 2013 میں متذکرہ 44 کس قابضین کو انتظامیہ (اسسٹنٹ کمشنر ساہیوال) کی طرف سے الاٹمنٹ لیٹر جاری کر دیے گئے جو کہ محکمہ کے زیر استعمال زمین سے الاٹمنٹ نہ ہو سکتی ہے۔ اسی سلسلے میں جناب اسسٹنٹ کمشنر وڈپٹی کمشنر کو بذریعہ چٹھی نمبری 532 بتاریخ 31.10.2018، چٹھی نمبری 816 بتاریخ 13.04.2019، چٹھی نمبری 872 بتاریخ 22.05.2019، چٹھی نمبری 1038 بتاریخ 06.08.2019، چٹھی نمبری 1060 بتاریخ 11.09.2019 اور چٹھی نمبری 1122 بتاریخ 8.10.2019 درخواست کی گئی ہے کہ الاٹمنٹ لیٹر منسوخ کر کے رقبہ مذکورہ خالی کروانے کے لئے محکمہ کی مدد کی جائے۔ مزید برآں جناب ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع واے آر) پنجاب نے بھی بذریعہ چٹھی نمبری S&F/Dev/12-11/337 مورخہ 02.05.2019 جناب کمشنر صاحب ساہیوال ڈویژن ساہیوال کو درخواست کی ہے کہ مذکورہ رقبہ خالی کروایا جائے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ زرعی فارم ساہیوال کے مربع نمبر 11 لائن نمبر 3 میں کوئی مارکیٹ بنانے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے بلکہ مذکورہ رقبہ پٹہ دار آیت علی ولد غلام قادر کے زیر کاشت ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)</u>

## لاہور میں محکمہ زراعت کے دفاتر کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3799: محترمہ سنبل مالک حسین: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ضلع ہذا میں محکمہ زراعت کے کس کس شعبہ کے کون کون سے منصوبہ جات چل رہے ہیں۔

(ج) کون کون سے علاقہ جات میں کسانوں کو سبسڈی دی گئی اور آلات سبسڈی پر فراہم کئے گئے۔

(د) ان دفاتر کے ملازمین نے یکم اگست 2018 سے اب تک کتنے کاروباری حضرات کو جعلی اور غیر معیاری ادویات و کھاد فروخت کرتے پکڑا اوران کو کتنا جرمانہ کیا گیا اور کیا کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(ہ) ان سے کتنا جرمانہ وصول ہوا کتنے افراد کو سزا ہوئی و دیگر جو ملزمان جعلی کھاد اور ادویات بیچتے ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی مکمل تفصیل فراہم کریں۔

(تاریخ وصولی 7 دسمبر 2019 تاریخ ترسیل 17 فروری 2020)

### جواب

وزیر زراعت

(الف) لاہور میں محکمہ زراعت کے دفاتر کی تفصیل " الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ زراعت کے جاری منصوبہ جات کی شعبہ وار تفصیل درج ذیل ہے۔

| نام شعبہ | جاری منصوبہ جات |
|---|---|
| توسیع | قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار گندم<br>قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار دھان<br>ایکسٹینشن سروسز 2.0 |
| اصلاح آبپاشی | قومی پروگرام برائے اصلاح کھالہ جات (فیز II) پنجاب<br>پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ |

| | |
|---|---|
| | منافع بخش زراعت کے فروغ کے لیے ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی چلانے کیلئے سولر سسٹم کی تنصیب کا منصوبہ |
| تحقیق | Extension Services 2.O<br>Identification of Dominant Soil Service in Punjab |
| پلاننگ اینڈ ایویلیو ایشن | Empowerment of Kissan through Financial and Digital Inclusion<br>(E-Credit) & Connected Agriculture Punjab Platform (CAPP) |

(ج)لاہور کے تمام علاقہ جات میں کسانوں کو سبسڈی دی جارہی ہے اور آلات سبسڈی پر فراہم کیے جارہے ہیں۔

(د)اگست 2018 سے لے کر اب تک جعلی اور غیر معیاری ادویات پر 1 غیر معیاری نمونہ اور 3 خفیہ چھاپہ جات کے نتیجے میں 4 ایف آئی آر کرائی گئیں اور پیسٹیسائیڈ کی 27783 کلو گرام / لیٹر مقدار اور 79,92,518 روپے مالیت کی دوائی پکڑی گئی اور 7 ملزمان کو گرفتار کرکے حوالہ پولیس کیا گیا۔

یکم اگست 2018 سے اب تک کھاد فروخت کرنے والے ڈیلر حضرات سے کھاد کے 152 نمونہ جات حاصل کیے جن میں سے 8 نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے ان ڈیلر حضرات کے خلاف 8 ایف آئی آر درج کروائی گئیں ہیں۔

(ہ)اگست 2018 کے بعد درج کروائے جانے والے 12 مقدمات (4 جعلی اور غیر معیاری ادویات اور 8 غیر معیاری کھاد) ابھی تک عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ جرمانہ یا سزا کا تعین عدالت کی صوابدید پر ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)</u>

## گزشتہ پانچ سالوں میں گندم اور مونجی کے بیج کی نئی دریافت سے متعلقہ تفصیلات

*3820: چودھری عادل بخش چٹھہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران گندم اور مونجی (چاول) کے سیڈز کی کون کون سی اقسام آئی ہیں ان کے نام علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) گندم اور مونجی (چاول) کے صوبہ بھر میں کتنے ریسرچ اسٹیشن یا سنٹرز کہاں کہاں ہیں۔

(ج) ان اداروں کی پچھلے پانچ سالوں کی کارکردگی بتائیں اور ان کا ان پانچ سالوں کا بجٹ علیحدہ علیحدہ مد وائز بتائیں۔

(د) گندم اور مونجی (چاول) کی بیماریوں پر کنٹرول کے لئے کون کون سی زرعی ادویات متعارف کروائی کی گئی ہیں اور ان زرعی ادویات کی وجہ سے گندم اور مونجی (چاول) کی فصل کی بیماریوں پر کہاں تک کنٹرول ہوا ہے۔

(تاریخ وصولی 12 دسمبر 2019 تاریخ ترسیل 17 فروری 2020)

### جواب

وزیر زراعت

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں محکمہ زراعت کے زیر سایہ تحقیقاتی اداروں نے درج ذیل گندم کی 11 اور مونجی (چاول) کی 5 نئی اقسام دریافت کیں۔

اقسام گندم: اُجالا 16، اناج 17، اکبر 19، احسان 16، فتح جنگ 16، بارانی 17، فخر بھکر، بھکر سٹار، جوہر 16 گولڈ 16 اور غازی 19

اقسام مونجی (چاول) چناب باسمتی، پنجاب باسمتی، کسان باسمتی، سپر باسمتی 2019 اور سپر گولڈ۔

(ب) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے زیر سایہ گندم پر 4 ادارے اور 1 ذیلی ادارہ جبکہ مونجی (چاول) پر ایک ادارہ اور اس کا ذیلی ادارہ کام کر رہا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | ادارے اور ذیلی ادارے کا نام اور جائے مقام | فصل پر تحقیق |
|---|---|---|
| 1 | تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد | گندم |
| 2 | بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال<br>i-بارانی ایگریکلچرل ریسرچ اسٹیشن، فتح جنگ | گندم |
| 3 | تحقیقاتی ادارہ برائے بارانی علاقہ جات، بھکر | گندم |
| 4 | علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور | گندم |
| 5 | تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو<br>i-رائس ریسرچ اسٹیشن، بہاولنگر | مونجی (چاول) |

(ج) ان اداروں کی پچھلے پانچ سالوں کی کارکردگی اور ان کے علیٰحدہ علیٰحدہ مدوائز بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1 تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد

پچھلے پانچ سالوں میں ادارہ ہذا نے گندم کی کل تین نئی اقسام متعارف کروائیں ہیں جو کہ اُجالا 16، اناج 17 اور اکبر 19 ہیں۔ ادارہ ہذا کا پچھلے پانچ سال کا بجٹ درج ذیل ہے۔

| سال | تنخواہ کی مد میں بجٹ (روپے) | آپریشنل بجٹ (روپے) | ٹوٹل (روپے) |
|---|---|---|---|
| 2014-15 | 4,85,53,022 | 17,14,780 | 5,02,67,802 |
| 2015-16 | 5,07,89,010 | 65,38,000 | 5,73,27,010 |
| 2016-17 | 6,38,06,500 | 63,36,400 | 7,01,42,900 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 2017-18 | 7,02,84,880 | 1,90,59,350 | 8,93,44,230 |
| 2018-19 | 7,34,90,096 | 1,40,19,898 | 8,75,09,994 |

2 بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال

پچھلے پانچ سالوں میں ادارہ ہذا نے گندم کی کل تین نئی اقسام متعارف کروائیں ہیں جو کہ احسان 16، فتح جنگ 16 اور بارانی 17- ہیں۔ ادارہ ہذا کا پچھلے پانچ سال کا بجٹ درج ذیل ہے۔

| سال | تنخواہ کی مد میں بجٹ (روپے) | آپریشنل بجٹ (روپے) | ٹوٹل (روپے) |
|---|---|---|---|
| 2014-15 | 9,36,56,800 | 1,37,05,000 | 10,73,61,800 |
| 2015-16 | 9,40,64,900 | 2,50,92,000 | 11,91,56,900 |
| 2016-17 | 12,60,66,250 | 2,89,88,300 | 15,50,54,550 |
| 2017-18 | 15,39,10,345 | 3,99,80,546 | 19,38,90,891 |
| 2018-19 | 16,54,41,664 | 3,89,83,845 | 20,44,25,509 |

3 تحقیقاتی ادارہ برائے بارانی علاقہ جات، بھکر

ادارہ ہذا پچھلے پانچ سالوں میں گندم کی دو اقسام فخر بھکر اور بھکر سٹار متعارف کروا چکا ہے ۔ادارہ ہذا کا پچھلے پانچ سال کا بجٹ درج ذیل ہے۔

| سال | تنخواہ کی مد میں بجٹ (روپے) | آپریشنل بجٹ (روپے) | ٹوٹل (روپے) |
|---|---|---|---|
| 2014-15 | 2,05,86,200 | 57,37,500 | 2,63,23,700 |
| 2015-16 | 2,27,33,500 | 52,74,000 | 2,80,07,500 |
| 2016-17 | 2,62,46,160 | 63,47,180 | 3,25,93,340 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 3,56,82,109 | 61,56,144 | 2,95,25,965 | 2017-18 |
| 2,40,44,500 | 37,97,500 | 2,02,47,000 | 2018-19 |

4 علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور

ادارہ ہذا پچھلے پانچ سالوں میں گندم کی تین نئی اقسام متعارف کرواچکا ہے جو کہ جوہر 16-، گولڈ16-اور غازی19-ہیں۔ادارہ ہذا کا پچھلے پانچ سال کا بجٹ درج ذیل ہے۔

| ٹوٹل(روپے) | آپریشنل بجٹ(روپے) | تنخواہ کی مد میں بجٹ(روپے) | سال |
|---|---|---|---|
| 5,46,37,442 | 72,85,081 | 4,73,52,361 | 2014-15 |
| 6,11,60,265 | 87,04,599 | 5,24,55,666 | 2015-16 |
| 6,84,66,839 | 1,33,69,459 | 5,50,97,380 | 2016-17 |
| 8,02,39,741 | 1,45,16,067 | 6,57,23,674 | 2017-18 |
| 8,81,88,550 | 1,83,07,538 | 6,98,81,012 | 2018-19 |

5 تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو

پچھلے پانچ سالوں میں ادارہ ہذا نے مونجی(چاول)کی کل پانچ نئی اقسام متعارف کروائیں ہیں جو کہ چناب باسمتی، پنجاب باسمتی، کسان باسمتی، سپر باسمتی 2019اور سپر گولڈ ہیں۔ادارہ ہذا کا پچھلے پانچ سال کا بجٹ درج ذیل ہے۔

| ٹوٹل(روپے) | آپریشنل بجٹ(روپے) | تنخواہ کی مد میں بجٹ(روپے) | سال |
|---|---|---|---|
| 6,18,72,500 | 1,30,42,500 | 4,88,30,000 | 2014-15 |
| 6,45,05,949 | 1,49,65,009 | 4,95,40,940 | 2015-16 |
| 7,58,99,567 | 1,60,01,500 | 5,98,98,067 | 2016-17 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 7,86,01,600 | 1,89,69,034 | 5,96,32,566 | 2017-18 |
| 7,78,71,419 | 1,75,87,019 | 6,02,84,400 | 2018-19 |

(د) محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کے تحقیقاتی ادارے اور ان کے ذیلی ادارے گندم اور مونجی (چاول) کی بیماریوں کے خلاف جینیاتی مدافعت کیلئے کوشاں ہیں اور اس ضمن میں کئی نئی اقسام (جن کا ذکر جز "الف "میں کیا جا چکا ہے) متعارف کروائی جا چکی ہیں تاہم مندرجہ ذیل زرعی ادویات استعمال کر کے گندم اور مونجی (چاول) کی بیماریوں کے انسداد کے خاطر خواہ نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

# گندم کی فصل کی اہم بیماری کنگی کے شدید حملے کی صورت میں ٹیبو کونازول، پروپی کونازول ،ٹرائی فلوکسی سٹروبن +ٹیبو کونازول اور ٹرائی اڈیمیفون کے استعمال سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ گندم چونکہ ہماری بنیادی خوراک ہے لہٰذا اس پر ان زہروں کا استعمال ضرورت کے مطابق اور اگر بیماری کے تدارک کے لیے موسم سازگار ہو تب کریں۔

# مونجی (چاول) کی فصل کی اہم بیماریپتوں کے جراثیمی جھلساؤ کیلئے زرعی ادویات کاپر آکسی کلورائیڈ، کاپر ہائیڈرو آکسائیڈ، سلفر اور کسو گامائی سین۔ دھان کے بھبکا کیلئے ایزوکسی سٹروبن، ڈائی فینو کو نازول، کسو گامائی سین، ٹرائی فلوکسی سٹروبن +ٹیبو کونازول، ڈائی فینو کونازول، سلفر اور ویلیڈ امائسین +ڈائی فینو کونازول۔ اسی طرح پتوں کے بھورے دھبوں کے لئے ٹرائی فلوکسی سٹروبن +ٹیبو کونازول اور سلفر کارآمد ہیں اور ان کے استعمال سے دھان کی بیماریوں کا کامیابی سے کنٹرول ہو رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

فیصل آباد: ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ شعبہ پلانٹ پیتھالوجی میں اسامیوں کی تعداد و دیگر متعلقہ تفصیلات

*3865: چودھری اختر علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایوب ایگری کلچر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کے شعبہ پلانٹ پیتھالوجی میں ڈائریکٹر کی کتنی پوسٹیں کس کس گریڈ کی ہیں ان پر تعیناتی کے لیے تعلیم اور تجربہ کی تفصیل بتائیں۔

(ب)ڈائریکٹر کی اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، تعلیم مع تجربہ اور گریڈ بتائیں ان میں سے کتنے Officiating Basis پر کام کر رہے ہیں Basis Officiating پر ڈائریکٹر کی اسامیوں پر تعیناتیاں کرنے کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت کے پاس مطلوبہ تعلیم، تجربہ اور گریڈ کے حامل افسران نہیں ہیں۔

(ج) کیا حکومت ان اسامیوں پر مطلوبہ تعلیم، تجربہ اور گریڈ کے حامل افسران کو ترقی دے کر تعینات کرنے کو تیار ہے تو کب تک جو کہ Phd ہولڈرز ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 19 دسمبر 2019 تاریخ ترسیل 17 فروری 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کے شعبہ پلانٹ پتھالوجی میں ڈائریکٹر کی صرف ایک پوسٹ ہے جو کہ گریڈ 20 کی ہے (چار درجاتی سروس سٹرکچر کی منظوری سے پہلے یہ پوسٹ گریڈ 19 کی تھی)۔

ڈائریکٹر کی اسامی پر تعیناتی ماہر امراض نباتات گریڈ 19 میں سے میرٹ کی بنیاد پر پروموشن کے ذریعے کی جاتی ہے ۔اس اسامی پر تعیناتی کیلئے کم از کم ایم ایس سی (آنرز) پلانٹ پتھالوجی کی تعلیم، گریڈ 17 یا اعلیٰ گریڈ میں 17 سال کا تجربہ اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے تسلیم شدہ جرنلز میں شائع 8 مقالہ جات جن میں سے 4 مقالہ جات میں پہلا نام ہونا ضروری ہے۔

(ب) اس وقت ڈائریکٹر پلانٹ پتھالوجی کی اسامی پر جناب محمد اقبال، پلانٹ پتھالوجسٹ تعینات ہیں جن کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| نام | عہدہ | گریڈ | تعلیمی قابلیت | تجربہ | موجودہ تعیناتی |
|---|---|---|---|---|---|
| محمد اقبال | پلانٹ پتھالوجسٹ | BS-18+SP165/- | ایم ایس سی (آنرز) ایگریکلچر | 29سال | بطور ڈائریکٹر Lookafter Charge پلانٹ پتھالوجی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد |

مزید برآں چار درجاتی سروس سٹرکچر کی منظوری کے بعد پلانٹ پتھالوجسٹ (BS-18+165/-SP) کی پوسٹ پرنسپل سائنٹسٹ (BS-19) میں اپ گریڈ ہو چکی ہے جس کے لیے ترمیم شدہ سروس رولز

کے مطابق کیسز مکمل کیے جارہے ہیں۔ چار درجاتی سروس سٹرکچر کی منظوری کی وجہ سے ڈائریکٹر پلانٹ پیتھالوجی کی اسامی پر ریگولر تعیناتی نہ کی جا سکی۔

(ج) حکومت ڈائریکٹر کی اسامی کو پُر کرنے کو تیار ہے۔ اب چار درجاتی سروس سٹرکچر کی منظوری کے بعد سروس رولز میں ترمیم کی جاچکی ہے جس کے مطابق پروموشن کیسز مکمل کیے جارہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

لاہور: محکمہ زراعت میں خالی اسامیوں کی تعداد اور بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*3918: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں زراعت کے دفتر میں گریڈ 1 سے 15 تک کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی پُر کرلی گئی ہیں مکمل تفصیل گریڈ وائز بیان فرمائی جائے؟

(ب) 2018 سے آج تک گریڈ 1 سے 15 تک کی اسامیوں پر کتنی بھرتی کی گئی ہے گریڈ وائز تعداد بیان فرمائی جائے۔

(ج) جو بھرتی کی گی اس خالی اسامیوں کا اشتہار کونسے اخبارات میں دیا گیا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت کے افسران آپس میں ملی بھگت سے خالی اسامیوں پر بغیر اشتہار کے بھرتی کرلیتے ہیں اور بعد میں اخبار میں اشتہار دیتے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں۔

(تاریخ وصولی 23 دسمبر 2019 تاریخ ترسیل 24 فروری 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) لاہور میں محکمہ زراعت کے دفاتر میں گریڈ 1 تا 15 کی 1525 اسامیاں پر ہیں اور 749 خالی ہیں۔ گریڈ وائز تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)2018 سے آج تک گریڈ 1 تا 15 تک کی 85 اسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے گریڈ وائز تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بھرتی کی گئی خالی اسامیوں کے اشتہارات درج ذیل اخبارات میں دیئے گئے ہیں۔

روزنامہ نئی بات مورخہ 2019-04-10، روزنامہ نوائے وقت مورخہ 2019-02-27 اور 2019-01-31، روزنامہ ایکسپریس مورخہ 2017-12-14، روزنامہ جنگ مورخہ 2017-07-22، روزنامہ نوائے وقت اور صحافت مورخہ 2019-11-13، روزنامہ دنیا مورخہ 2018-01-13، روزنامہ جنگ مورخہ 2019-06-25 ، روزنامہ دنیا اور ایکسپریس مورخہ 2017-10-25، روزنامہ جنگ مورخہ 2019-11-20، روزنامہ جنگ اور نئی بات مورخہ 2019-11-26، روزنامہ نوائے وقت، مشرق اور دن مورخہ 2020-02-11، روزنامہ دنیا اور نوائے وقت مورخہ 2017-12-21۔

(د) یہ درست نہ ہے بلکہ تمام بھرتیاں مجوزہ قوانین کے مطابق کی جاتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

## صوبہ بھر میں زرعی آلات پر سبسڈی دینے سے متعلقہ تفصیلات

*3960: محترمہ سمیرا کومل: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے زرعی آلات پر سبسڈی بند کر دی ہے سبسڈی بند کرنے کی وجہ بیان کی جائے اگر نہیں کی گئی تو رواں مالی سال 20-2019 میں کاشتکاروں کو اس مد میں کتنی سبسڈی دی گئی ہے۔

(ب) اگر حکومت زرعی آلات پر سبسڈی دے رہی ہے تو کن کن الات پر سبسڈی دی جارہی ہے۔

(تاریخ وصولی 26 دسمبر 2019 تاریخ ترسیل 24 فروری 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ 20-2019 میں چاول، گنا، گندم، تیلدار فصلات اور دالوں کے مختلف قومی منصوبہ جات کے تحت کاشتکاروں کو زرعی آلات / مشینری پر 50 فیصد کے حساب سے 32 کروڑ 7 لاکھ 66 ہزار روپے کی سبسڈی دی جارہی ہے۔ اسی طرح شعبہ اصلاح آبپاشی کے تحت زرعی آلات پر 1 ارب 80 کروڑ روپے کی سبسڈی دی جارہی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی طرف سے مختلف قومی منصوبہ جات کے تحت درج ذیل زرعی آلات / مشینری پر سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔ رائس ٹرانسپلانٹر (رائڈنگ ٹائپ۔ ڈیزل انجن)، رائس ٹرانسپلانٹر (رائڈنگ ٹائپ۔ پیٹرول / گیسولین انجن)، رائس ٹرانسپلانٹر (واک آفٹر ٹائپ)، دھان کی نرسری اگانے والی مشین، واٹر ٹائٹ روٹاویٹر (42 بلیڈز)، واٹر ٹائٹ روٹاویٹر (48 بلیڈز)، واٹر ٹائٹ روٹاویٹر (54۔ بلیڈز)، ڈائریکٹ سیڈنگ رائس ڈرل، ڈسک پلو، راجہ ہل، نیپ سیک پاور سپریئر، پلاسٹک ٹریز، چیزل پلو، شوگر کین پلانٹر، ارلی ہل اپ شوگر کین ریجر، گرینولر پیسٹیسائیڈ اپلی کیٹر، زیرو ٹیلج ڈرل (13۔ روز) / ہیپی سیڈر (10 روز)، ڈرائی سوئنگ ڈرل / شیلو ڈرل (13 روز)، وترسوئنگ ڈرل / ربیج ڈرل (13 روز)، ویٹ بیڈ پلانٹر (8 روز)، روٹری سلیشر، پلانٹر / ڈرل، تھریشر، کمبائین ہیڈر ایکسٹینشن اور پورٹیبل سولر اریگیشن سسٹم۔

علاوہ ازیں محکمہ زراعت (اصلاح آبپاشی) ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی، لیزر لینڈ لیولرز اور جدید نظام آبپاشی کے لیے سولر سسٹم پر سبسڈی فراہم کر رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

ضلع بہاولنگر میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4061: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر اور ملازمین تعینات ہیں؟

(ب) اس ضلع کو کتنا فنڈ مالی سال 20-2019 میں فراہم کیا گیا ہے۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کون کون سے شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

(د) اس ضلع میں زرعی انجینئرنگ کے کتنے ملازمین تعینات ہیں اور اس ضلع میں اس شعبہ میں کون کون سی مشینری ہے۔

(ہ) اس ضلع میں محکمہ ہذا کون کون سی مشینری کاشتکاروں کو کس حساب سے رینٹ پر فراہم کرتا ہے وہ کتنے روپے فی گھنٹہ کے حساب رینٹ پر فراہم کرتا ہے۔

(و) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کتنے فارم اور ریسرچ اسٹیشن ہیں ان کا رقبہ کتنا کتنا ہے۔

(تاریخ وصولی 7 جنوری 2020 تاریخ ترسیل 5 مارچ 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع بہاول نگر میں محکمہ زراعت کے 41 دفاتر ہیں اور 582 ملازمین تعینات ہیں۔

(ب) اس ضلع کو مالی سال 20-2019 میں -/53,05,15,877 (ترپن کروڑ پانچ لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو ستتر) روپے بجٹ فراہم کیا گیا ہے۔

(ج)اس ضلع میں محکمہ ہذا کے شعبہ ہائے توسیع، ریسرچ، اصلاح آبپاشی، پیسٹ وارننگ، فیلڈ، کراپ رپورٹنگ سروس اور اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ کام کر رہے ہیں۔

(د)شعبہ زرعی انجینئرنگ ضلع بہاولنگر میں 46 ملازمین تعینات ہیں اور اس شعبہ میں درج ذیل مشینری موجود ہے:

| نام مشینری | تعداد | نام مشینری | تعداد |
|---|---|---|---|
| 1۔D50A-17 Komatsu بلڈوزر | 11 | 5۔فیٹ 640 ٹریکٹر نمبر 957279 | 01 |
| 2۔نسان لوڈر BNC-7878 | 01 | 6۔فورڈ 4600 ٹریکٹر نمبر 247350 | 01 |
| 3۔سپروائزری وہیکل (اسٹیشن ویگن) LHM-9542 | 01 | 7۔ہینڈ بورنگ پلانٹ 10" قطر | 02 |
| 4۔بیڈفورڈ ٹرک BNI-187 | 01 | 8۔الیکٹریکل ریزسٹیویٹی میٹر | 01 |

(ہ)ضلع بہاولنگر میں رینٹ پر فراہم کی جانے والی مشینری کی تفصیل درج ذیل ہے:

| نام مشینری | رینٹ فی گھنٹہ |
|---|---|
| بلڈوزرز (11) | 1۔560 روپے فی میٹر گھنٹہ برائے کسان جس کا رقبہ 12-1/2 ایکڑ تک ہے۔<br>2۔100 روپے فی میٹر گھنٹہ برائے کسان جس کا رقبہ 12-1/2 ایکڑ سے 25 ایکڑ تک ہے (ڈیزل کسان فراہم کرے گا)۔<br>3۔650 روپے فی میٹر گھنٹہ برائے کسان جس کا رقبہ 25 ایکڑ سے زائد ہے (ڈیزل کسان فراہم کرے گا)۔ |
| ہینڈ بورنگ پلانٹ | 11.00 روپے فی فٹ |
| الیکٹریکل ریزسٹیویٹی میٹر | 3900 روپے فی سروے |

(و) 1۔رائس ریسرچ اسٹیشن، بہاولنگر۔ کل رقبہ 34 ایکڑ ہے۔

2۔ آڈاپٹیو ریسرچ اسٹیشن بہاولنگر۔ اس کا اپنا کوئی رقبہ نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

بہاولپور: محکمہ زراعت کے دفاتر اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4068: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کام کررہے ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ب) محکمہ زراعت کا بہاولپور میں کوئی ریسرچ فارم یا انسٹیٹیوٹ ہے تو وہ کہاں پر چل رہا ہے اور اس کا رقبہ کتنا ہے اور اس میں کس فصل یا پھل پر ریسرچ کی جاتی ہے۔

(ج) اس محکمہ کا بہاولپور میں کتنا رقبہ کہاں کہاں ہے۔

(د) اس محکمہ کے اس ضلع میں گریڈ 17 اور اوپر کے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں۔

(ہ) مالی سال 20-2019 میں اس ضلع کو کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے۔

(و) اس محکمہ کے تحت کون کون سے منصوبہ جات اس ضلع میں چل رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی 7 جنوری 2020 تاریخ ترسیل 5 مارچ 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) بہاولپور میں محکمہ زراعت کے دفاتر کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بہاولپور میں محکمہ زراعت کے تحت چلنے والے ریسرچ فارمز / انسٹیٹیوٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ شعبہ ریسرچ

| نمبر شمار | ادارے کا نام | پتہ | رقبہ (ایکڑ) | فصل / پھل کا نام جس پر ریسرچ کی جاتی ہے |
|---|---|---|---|---|
| 1 | علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور | گلبرگ روڈ، ماڈل ٹاؤن اے، بہاولپور | 178 | گندم، رایا، جوار، باجرہ، سبزیات، مونگ اور چنے |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 2 | کاٹن ریسرچ اسٹیشن، بہاولپور | ایضاً | 45 | کپاس |
| 3 | ہارٹیکلچرل ریسرچ اسٹیشن، بہاولپور | ایضاً | 50 | کھجور، بیر اور انار |
| 4 | آئل سیڈز ریسرچ اسٹیشن، بہاولپور | ایضاً | 29 | سرسوں، رایا، سورج مکھی، تل، ارنڈ اور سافلاور |
| 5 | ایگرانومک ریسرچ اسٹیشن، بہاولپور | ایضاً | 25 | کپاس، گندم اور چارہ جات |
| 6 | ایگری کلچرل ریسرچ اسٹیشن ،بہاولپور | ایضاً | 42 | گوارہ |
| 7 | ویجیٹیبل ریسرچ سب اسٹیشن ،بہاولپور | ایضاً | 20 | میتھی، پالک، مولی، دھنیہ، پیاز و ٹماٹر ٹرائل، بھنڈی توری، کریلہ، گھیا کدو |
| 8 | انٹومالوجیکل ریسرچ سب اسٹیشن، بہاولپور | ایضاً | - | کپاس، آم، بیر، گندم اور سرسوں کے نقصان دہ کیڑوں پر تحقیق |
| 9 | پیسٹیسائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری، بہاولپور | ایضاً | 3 | زرعی ادویات کا تجزیہ اور تحقیق کی جاتی ہے۔ |
| 10 | تجزیہ گاہ زمین و پانی برائے ریسرچ، بہاولپور | ایضاً | 6 | مٹی و پانی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ |

## 2۔ شعبہ توسیع کے زیر انتظام زرعی فارم

| نمبر شمار | ادارے کا نام و پتہ | رقبہ (ایکڑ) |
|---|---|---|
| 1 | گورنمنٹ زرعی فارم (توسیع) بہاولپور | 99 |
| 2 | گورنمنٹ گارڈن بھیری والا بہاولپور | 25 |
| 3 | گورنمنٹ گارڈن خیر پور ٹامیوالی، بہاولپور | 16 |
| 4 | گورنمنٹ شرب نرسری بہاولپور | 10 |

اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ شعبہ توسیع کے زیر انتظام زرعی فارمز ریسرچ مقاصد کے لیے نہیں ہیں۔

(ج) بہاولپور میں محکمہ زراعت کے رقبہ سے متعلق تفصیل "جز الف" میں دے دی گئی ہے۔

(د) اس ضلع میں گریڈ 17 اور اوپر کے 119 ملازمین تعینات ہیں، نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مالی سال 20-2019 میں اس ضلع کو -/61,86,14,681 (اکسٹھ کروڑ چھیاسی لاکھ چودہ ہزار چھے سو اکیاسی) روپے بجٹ فراہم کیا گیا ہے۔

(و) اس محکمہ کے تحت درج ذیل منصوبہ جات اس ضلع میں جاری ہیں:

| شعبہ | نام منصوبہ جات |
|---|---|
| 1-توسیع | 1۔ایکسٹینشن سروسز 2.0 (سائل سیمپلنگ، واٹر سیمپلنگ، کسان رجسٹریشن )<br>2۔تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ<br>(نمائشی پلاٹ سورج مکھی، بیج کی رعائتی قیمت پر فراہمی)<br>3۔گندم کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (نمائشی پلاٹ گندم، بیج کی رعائتی قیمت پر فراہمی، زرعی آلات گندم، جپسم کی رعائتی قیمت پر فراہمی )<br>4۔کماد کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (نمائشی پلاٹ کماد، زرعی آلات کماد) |

| | |
|---|---|
| 2۔ تحقیق | 1.PARB Project 904 "Nutrition enhancement of crops, fruits, vegetables and their products under climate ."change scenario<br>2.PARB Project 911 "Diversification of cropping by . promition of Wheat, Sohanjna, Castor Bean Taramera, ."Mustard, Pear Millet and Sesame in lesser Cholistan<br>3.ADP Project "Commissioned Research for . "Development of Cotton Seed<br>4.ADP Project "Establishment of Tissue Culture Lab . at HRS and Provision of Missing Facilities at RARI, ."Bahawalpur<br>5.Extension Services 2.O |
| 3۔ اصلاح آبپاشی | 1۔ پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ<br>2۔ قومی منصوبہ برائے اصلاحِ کھالا جات (فیزII) پنجاب<br>3۔ منافع بخش زراعت کے فروغ کے لیے ڈرپ / سپرنکلر نظامِ آبپاشی چلانے کے لیے سولر سسٹم کی تنصیب |
| 4۔ کراپ رپورٹنگ سروس | پنجاب فصل بیمہ (تکافل) پروگرام |

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2020)

محمد خان بھٹی

سیکرٹری

لاہور

مورخہ 6 جون 2020

بروز پیر 8 جون 2020 کو محکمہ زراعت کے سوالات وجوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

| نمبر شمار | نام رکن اسمبلی | سوالات نمبر |
|---|---|---|
| 1 | سید عثمان محمود | 2326-1529 |
| 2 | جناب ممتاز علی | 3444-1574 |
| 3 | جناب محمد طاہر پرویز | 2682-2677-2678 |
| 4 | محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور | 3258 |
| 5 | ملک خالد محمود بابر | 3356 |
| 6 | محترمہ راحیلہ نعیم | 3918-3396 |
| 7 | محترمہ شازیہ عابد | 3464 |
| 8 | محترمہ مومنہ وحید | 3488 |
| 9 | محترمہ رابعہ نسیم فاروقی | 3545 |
| 10 | محترمہ عائشہ اقبال | 3618 |
| 11 | چودھری اختر علی | 3865-3644 |
| 12 | جناب نوید اسلم خان لودھی | 3705 |
| 13 | جناب صہیب احمد ملک | 3721 |
| 14 | جناب محمد ارشد ملک | 3797-3796 |
| 15 | محترمہ سنبل مالک حسین | 3799 |
| 16 | چودھری عادل بخش چٹھہ | 3820 |

| | | |
|---|---|---|
| 17 | محترمہ سمیرا کومل | 3960 |
| 18 | چودھری مظہر اقبال | 4061 |
| 19 | جناب ظہیر اقبال | 4068 |

بائیسواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## بروز پیر 8 جون 2020

## فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

## بابت

## محکمہ زراعت

## صوبہ میں کپاس کی فصل کیلئے بیج کے کاشت کے دورانیہ سے متعلقہ تفصیلات

**919: محترمہ شازیہ عابد:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)صوبہ میں کپاس کا BT سیڈ کب سے کاشت کیا جارہاہے اوراس سے پہلے کون سا بیج کاشت کیا جاتا تھا؟

(ب)اس سیڈ پر موسمی لحاظ سے کیا اثرات مرتب ہورہے ہیں۔

(ج)BT سیڈ کی فی ایکڑ کتنی پیداوار ہے۔

(تاریخ وصولی04نومبر2019 تاریخ ترسیل13جنوری2020)

### جواب

**وزیر زراعت**

(الف)صوبہ پنجاب میں کپاس کا BTسیڈ05-2004 سے کاشت کیا جا رہا ہے تاہم بی ٹی کپاس کی کاشت کی باقاعدہ منظوری 2010 میں ہوئی۔اس سے پہلے روایتی (نان بی ٹی)اقسام کا شت کی جاتی تھیں۔

(ب)موسمی تبدیلی کی وجہ سے خاص طور پر درجہ حرارت میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے جس سے کپاس کی فصل پر منفی اثرات مرتب ہورہے ہیں۔کپاس پر موسمی تبدیلی کے اثرات میں پھل کا گرنا، ضرررساں کیڑوں اور بیماریوں میں اضافہ ہونا شامل ہے۔خاص طور پر سفید مکھی اور گلابی سنڈی کا حملہ بھی شدت اختیار کر گیا ہے جس سے مجموعی طور پر کپاس کی پیداوار میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔

(ج)گزشتہ سال صوبہ پنجاب میں BT سیڈ کی اوسط پیداوار 18 من فی ایکڑ ریکارڈ کی گئی ہے جبکہ مختلف زمیندار 10 من سے 40 من فی ایکڑ تک پیداوار حاصل کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب12مئی2020)

## صوبہ بھر میں کپاس کی فصل کی جنیاتی طور پر کاشت اوررحیم یارخان میں اسکے نتائج کی تفصیلات

**985:سید عثمان محمود:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیایہ درست ہے کہ سال2010میں نیشنل بائیو سیفٹی کمیٹی نے جنیاتی طور پر کپاس کی فصل کی منظوری دی ہے؟

(ب)اگرجواب اثبات میں ہے توصوبہ بھر میں مذکورہ بالا فصل کہاں کہاں سال2018اور2019میں کاشت ہوئی نیزرحیم یارخان میں مذکورہ فصل سے کیانتائج اورفوائد حاصل ہوئے تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی08جنوری2020 تاریخ ترسیل05مارچ2020)

### جواب

**وزیر زراعت**

(الف)جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب)صوبہ بھر میں سال 2018اور 2019 میں بی ٹی کپاس کل کاشتہ کپاس کے بالترتیب 94.08 فیصد اور 93.30 فیصد رقبہ پر کاشت کی گئی ہے۔مذکورہ عرصہ میں یہ فصل کپاس پیدا کرنے والی ڈویژنوں (ملتان، بہاولپور ، ڈی جی خان اور ساہیوال ) کے تمام اضلاع جبکہ سرگودھا ڈویژن کے سرگودھا، میانوالی اور بھکر اضلاع، فیصل آباد ڈویژن کے فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جھنگ اضلاع اورلاہور ڈویژن کے ضلع قصور میں کاشت کی گئی۔

ضلع رحیم یار خان میں مذکورہ فصل کے کاشتہ رقبہ اور پیداوار کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| سال | کاشت رقبہ (ایکڑوں میں) | پیداوار (گانٹھوں میں) | پھٹی پیداوار (من فی ایکڑ) |
|---|---|---|---|
| 2018 | 4لاکھ8ہزار | 6 لاکھ 73 ہزار 550 | 21.23 |
| 2019 | 5لاکھ27ہزار | 8 لاکھ 48 ہزار 280 | 20.70 |

(تاریخ وصولی جواب12 مئی2020)

## ضلع رحیم یار خان میں خالی اسامیوں کی تعداد اور زراعت کی ترقی کیلئے اٹھائے گئے اقدامات

**1004:سید عثمان محمود:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت نے ضلع رحیم یار خان میں سال 17-2016اور18-2017 میں زراعت کی ترقی کے لئے کیا کیااقدامات اٹھائے اور کون کون سی مشینری خریدی گئی؟

(ب)مشینری کی خریداری کے لئے کتنا فنڈ جاری کیا گیااور کتنا خرچ کیا گیا۔

(ج)ضلع مذکورہ میں کس کس سکیل کی کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور کب تک پر کر دی جائیں گی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی10 جنوری2020 تاریخ ترسیل07مارچ2020)

### جواب

**وزیرزراعت**

(الف)ضلع رحیم یار خان میں مذکورہ عرصہ کے دوران زراعت کی ترقی کے لیے کیے گئے اقدامات اور خریدی گئی مشینری کی تفصیل (تتمہ "الف")ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)مشینری کی خریداری کے لیے -/3,76,75,000 (تین کروڑ چھہتر لاکھ پچھتر ہزار ) روپے کا فنڈ جاری کیا گیا جس میں سے -/3,62,21,000 (تین کروڑ باسٹھ لاکھ اکیس ہزار ) روپے خرچ ہوئے۔

(ج)مذکورہ ضلع میں سکیل 1 سے سکیل 19 تک کی کل 261 آسامیاں پچھلے کچھ عرصہ سے خالی ہیں۔تمام خالی آسامیوں پر بھرتی حکومت پنجاب کے احکامات اور قوانین کے مطابق جلد کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب12 مئی2020)

لاہور محمد خان بھٹی

مورخہ 6 مئی2020 سیکرٹری